آسی غلام نبی وانی۔ایک مختصر تعارف

(بانی وسرپرست ماہنامہ راہ نجات ومؤسس مجلس علمی جموں کشمیر)

مرتب

سالکؔ بلال

ناشر: ادارہ ماہنامہ راہ نجات بارہمولہ

Scanned with OKEN Scanner

آسی غلام نبی وانی

(بانی وسرپرست ماہنامہ راہ نجات ومؤسس مجلس علمی جموں کشمیر)

آسی غلام نبی وانی صاحب، ساکن فتحگڈھ، ضلع بارہمولہ، کشمیر، ۲۷ جولائی ۱۹۴۸ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنی بنیادی تعلیم اپنے آبائی گاؤں ہی میں حاصل کی۔ میٹرک تک تعلیم مکمل کرنے کے بعد محکمہ تعلیم میں بحیثیتِ استاد تقرری عمل میں آئی۔ دورانِ ملازمت آپ نے اپنی تعلیمی سرگرمیاں بھی جاری رکھیں اور ۱۹۷۳ء میں بی اے، ۱۹۷۸ء میں بی ایڈ، ۱۹۷۹ء میں کشمیر یونیورسٹی سے ایم اے فارسی اور بعدازاں ۱۹۸۴ء میں ایم اے عربی کا امتحان کامیابی سے پاس کیا۔

دینی تعلیم کے سلسلے میں ابتدا ہی سے آپ کو اپنے گاؤں کی مرکزی جامع مسجد کے امام، پیر غلام رسول بابا چستی صاحبؒ کی سرپرستی ورہنمائی حاصل رہی، جو ایک جید عالمِ دین، باعمل بزرگ اور عربی و فارسی زبانوں پر گہری دسترس رکھتے تھے۔ انہوں نے قرآنِ کریم کی تفسیر حضرت مولانا عبدالولی شاہ صاحبؒ سے درساً پڑھی تھی۔

آپ بچپن ہی سے دینی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ ۱۹۶۱ء میں وادی کشمیر کے ضلع بارہمولہ میں تبلیغی جماعت کی سرگرمیوں کا آغاز عملی طور پر ہوا اس وقت ہوا جب تبلیغی جماعت کے معروف داعی حضرت منشی اللہ دتا صاحبؒ کے دعوتی

اسفار قصبہ بارہمولہ اور اس کے ملحقہ علاقوں میں شروع ہوئے۔ انہی کے ذریعے کشمیر میں اس عظیم دعوتی کام کی باقاعدہ بنیاد پڑی اگرچہ اس سے پہلے بھی ایک تبلیغی بزرگ حضرت صوفی عثمانؒ صاحب بھی تشریف آور ہوئے تھے تاہم ان کا یہ دعوتی سفر خانقاہ معلیٰ سرینگر تک ہی محدود رہا اور وہ کام کا کوئی باقاعدہ نظم نہیں بن پایا۔ چونکہ منشی اللہ دتا صاحبؒ نے قصبہ بارہمولہ اور اس کے ملحقہ علاقوں کو اپنا مرکز بنایا، جہاں حضرت امیر صاحب، محترم غلام محمد وانی صاحب، محترم غلام رسول فوروے صاحب، عبدالکریم صوفی المعروف کاکا جان، محمد مقبول مہجو صاحب (واقف برائے زمین مرکز مسجد رشاد) حاجی محمد یوسف بٹ صاحب، محترم عبدالرشید وانی، حاجی عبدالغفار لون و دیگر حضرات کے ساتھ ساتھ محترم آسی صاحب بھی اس دینی محنت کے ساتھ جڑ گئے۔

چونکہ موصوف تبلیغی جماعت سے پہلے جماعت اسلامی کے دعوتی مشن کے ساتھ عملی طور پر وابستہ تھے۔ تاہم بعد ازاں حضرت مولانا عبدالولی شاہ صاحبؒ کی ترغیب پر آپ نے اپنی تمام تر توجہ تبلیغی جماعت کی طرف مرکوز کر دی۔ اس طرح آپ وادیٔ کشمیر میں اس دعوتی کام کے اولین قافلے کے ایک سرگرم رکن بنے اور علاقہ نارواو، اوڑی اور کُنڈی کے ذمہ داری احسن طریقے سے نبھائی اور اس محنت کے جماؤ اور پھیلاؤ میں ان علاقوں میں بنیادی محرک بنے۔ آپ کو کشمیر کے طول و عرض میں دعوت کے تعارف کے سلسلے میں حضرت امیر احمد خان صاحب خصوصی تقاضوں پر استعمال کرتے تھے۔ آپ نے دعوتی نسبت کو اپنے اندر منتقل کرنے کے لیے بالترتیب حضرت منشی اللہ دتاؒ اور حضرت جی مولانا انعام الحسن کاندھلویؒ اور حضرت پیر شمس

الدین لولابیؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔

اسی زمانے میں مقامی سطح پر آپ نے نوجوانوں کی اصلاح وتربیت کے لیے''اسلامک یوتھ فیڈریشن'' کے نام سے ایک تنظیم بھی قائم کی، جس کا مقصد نوجوانوں کو دینی کتب کے مطالعہ کی طرف راغب کرنا اور غرباء ومساکین کو قرضِ حسنہ فراہم کرنا تھا۔اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنی رہائش گاہ کے قریب واقع ایک عمارت کے وسیع ہال میں گاؤں کے بچوں کو جمع کر کے قرآنِ کریم کی تعلیم کا آغاز کیا۔ بچوں کی طرف سے موصول ہونے والی معمولی مالی معاونت کو جمع کر کے ۱۹۷۵ء میں اپنے ہی محلّہ میں'' درسگاہ انوارالعلوم'' قائم کیا جس کا انتساب امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے ساتھ کیا گیا۔کئی برسوں تک آپ نے اسی درسگاہ میں بچوں کو تعلیم دی اور وقتاً فوقتاً نوجوانوں کے لیے دینی اجتماعات کا بھی اہتمام کرتے رہے۔

۱۹۶۸ء میں آپ کا تعلق کشمیر کے ممتاز عالمِ دین اور داعیٔ توحید حضرت مولانا عبدالولی شاہ صاحبؒ (خلیفہ ومجاز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ) سے قائم ہوا، جو ان کی وفات تک برقرار رہا۔آپ ان کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئے اور تقریباً دس سال تک ان کی صحبتِ فیض سے مستفید ہوتے رہے۔اسی دوران آپ نے ان کی حیات ہی میں ان کے ملفوظات کو قلم بند کیا،جنہیں مولانا صاحبؒ نے بنفسِ نفیس سماعت فرمایا اور اس پر مہرِ تصدیق ثبت فرمائی۔ یہ ملفوظات پہلے مستقل کتابی صورت میں ۱۹۷۷ء میں اور پھر ۲۰۱۲ء میں ماہنامہ راہِ نجات کے خصوصی شمارہ'' داعیٔ توحید'' کے عنوان سے چند اضافوں کے ساتھ شائع ہوئے۔

Scanned with OKEN Scanner

برصغیر کے جن اکابر علماء سے آپ کو استفادہ کا شرف حاصل ہوا، ان میں حضرت جی مولانا انعام الحسن کاندھلویؒ، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، حضرت مولانا منظور نعمانیؒ، حضرت مولانا عمر پالنپوریؒ، قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)، حضرت مولانا مرغوب الرحمٰنؒ (نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند)، حضرت مولانا اظہر شاہ قیصر، حضرت مولانا انظر شاہ کشمیریؒ، مولانا ظہور الحسن کسولویؒ (خلیفہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ)، حضرت مولانا حامد صاحبؒ (خلیفہ حضرت تھانوی)، حضرت مولانا عبداللہ صاحبؒ (خلیفہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ)، منشی اللہ دتا صاحبؒ (خلیفہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ)، منشی بشیر صاحبؒ، مولانا طلحہ بن شیخ زکریاؒ، حافظ محمد یوسف ٹانڈویؒ، میاں سعید بھوپالیؒ اور مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوریؒ وغیرہ شامل ہیں۔ ان اکابر کے ساتھ اپنی ملاقاتوں اور استفادہ کی روداد آپ نے "صحبتے با اہلِ علم" کے عنوان سے تقریباً تیس اقساط میں قلم بند کی۔

۱۹۸۵ء میں شیری کے معزز ذمہ داران نے وفد کی شکل میں مرکزی جامع مسجد شیری میں جمعہ کی امامت و خطابت کا منصب سنبھالنے کے لیے دعوت پیش کی جس کو آپ نے قبول فرمایا۔ اس سے قبل اس مسجد میں حضرت مولانا یوسف شاہ صاحبؒ (شاگردِ رشید حضرت مولانا عبدالکبیر رعنا صاحب رحمہ اللہ) خطابت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ اُن کے بعد موصوف نے اس ذمہ داری کو سنبھالا اور گزشتہ تقریباً چالیس برسوں سے مسلسل جمعہ کی امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ بعدازاں اسی مسجد سے دارالعلوم شیری کی تحریک کا آغاز بھی آپ ہی کے ہاتھوں

Scanned with OKEN Scanner

ہوا۔

ایک دعوتی سفر کے دوران دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ میں حضرت مولانا ابو الحسن علی ندویؒ سے ملاقات ہوئی، جہاں انہوں نے آپ کو واپس کشمیر جا کر اپنے علاقے میں ایک دینی مدرسہ قائم کرنے کی ترغیب دی اور فرمایا کہ اس کا الحاق یا تو دارالعلوم دیوبند سے رکھا جائے یا دارالعلوم ندوہ سے۔ وطن واپسی پر ایک متمول اور دعوتی فکر رکھنے والے بزرگ مرحوم عبدالسبحان لون صاحبؒ نے شیری میں مدرسہ کے قیام کے لیے زمین وقف کی۔ چنانچہ ۱۹۹۰ء میں واقف زمین نے ایک عدالتی وقف نامہ کے تحت آپکے ذریعہ سے یہ زمین مدرسہ اسلامیہ عربیہ دارالعلوم شیری کے نام وقف کی۔ جیسے کہ حضرت مولانا علی میاں ندویؒ نے دیوبند یا ندوہ سے ربط کی خواہش ظاہر فرمائی تھی، لہٰذا ان کی خواہش کے مطابق اس ادارے کا الحاق دیوبند کے ساتھ کیا گیا۔ حضرت علی میاں صاحب اگرچہ خود دارالعلوم ندوہ کے ساتھ وابستہ تھے تاہم مشورہ دیتے وقت انہوں نے الحاق کے سلسلے میں پہلے دیوبند کا ذکر فرمایا اور بعد میں اپنے ادارے کا۔ اس سے ان بزرگوں کے اخلاص اور للّٰہیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ دیوبند کا انتخاب اس لیے مقدم رکھا گیا کیونکہ حضرت نے پہلے دارالعلوم دیوبند کا نام لیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ ادارہ روزِ اول سے ہی مجلسِ شوریٰ کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ ۱۹۹۴ء میں آپ نے اپنے رفقاء کے ساتھ مل کر اسی مدرسے میں ایک عصری اسکول پبلک اسکول دارالعلوم شیری کے نام سے آٹھویں جماعت تک گورنمنٹ سے منظور کروایا۔ مزید برآں، مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے موضع فتحگڈھ میں حلقہ نسواں کے لیے ''مدرسۃ

البنات" قائم کیا، جو بد قسمتی سے ۲۰۱۴ء میں سیلاب کی زد میں آ گیا۔

۲۰۱۲ء میں آپ نے سرکاری رجسٹریشن کے ساتھ ماہنامہ "راہِ نجات" کا اجرا کیا، جس کے متعدد خصوصی شمارے شائع ہوئے اور وادی بھر میں اسے علمی حلقوں میں بھرپور پذیرائی حاصل ہوئی۔ اسی کے ساتھ آپ نے "مجلسِ علمی جموں و کشمیر" کی بنیاد رکھی، جس کی تفصیلات آپ کے تحریر کردہ کتابچہ "مجلسِ علمی کے اغراض و مقاصد" میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ یہ مجلس دراصل امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کی "مجلس علمی ڈابھیل" کی وادی میں احیاء ہے۔ ماہنامہ راہ نجات اور اس مجلس کے تحت جو کتابیں اور علمی و تحقیقی مقالات آپ نے قلمبند کیے ان کی مختصر تفصیل اسطرح ہے:

۱۔ ملفوظات مولانا عبدالولی شاہ صاحب خلیفہ و مجاز حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ

۲۔ راہ حق

۳۔ عقائد الاسلام (اس کا عربی اور انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے عربی ترجمہ اب اللہ کے فضل و کرم سے مجلس علمی جموں و کشمیر نے شائع کیا ہے۔ علماء نے اس کے ترجمے کو کافی سراہا)

۴۔ مقصد تخلیق کائنات

۵۔ مولانا الیاسؒ کی دینی دعوت اور کشمیر (اول)

۶۔ پیر رومیؒ

Scanned with OKEN Scanner

۷۔مرید ہندیؒ

۸۔سید الشہداء حضرت حمزہؓ

۹۔تقلید واجتہاد

۱۰۔تاریخ مذاہب اور عصری تحریکات

۱۱۔داعی توحید (مولوی عبدالولی شاہؒ کی حیات، خدمات اور تعلیمات)

۱۲۔ردقادیانیت

۱۳۔حکیم الامت (حضرت اشرف علی تھانویؒ کی حیات خدمات اور تعلیمات)

۱۴۔امام العصر (علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ کی حیات، خدمات اور تعلیمات)

۱۵۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری طریقہ نماز

۱۶۔علمدار کشمیر (شیخ نورالدین نورانیؒ کی حیات، خدمات اور تعلیمات)

۱۷۔جامع تصوردین

۱۸۔آئینہ کشمیر (یہ کشمیر کی مذہبی تاریخ ہے جس کو دس ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے)

۱۹۔حضرت شیخ حمزہ مخدومؒ

۲۰۔مجموعہ کلام آسی (اول)

۲۱۔مجموعہ کلام آسی دوم (دوم) ابھی شائع کرنا باقی ہے

۲۲۔مجلس علمی اغراض ومقاصد

۲۳۔مقصد تخلیق انسان

۲۴۔کشمیر کی سیاسی اور اسلامی تاریخ (تقریباً ایک ہزار اوراق پر مشتمل مفصل تاریخ

Scanned with OKEN Scanner

شائع ہونا ابھی باقی ہے)

۲۵۔دروس مثنوی راہ نجات کے ماہناموں میں مستقل کالم میں چھپ رہے تھے ابھی کتابی شکل دینا باقی ہے۔

۲۶۔مولانا الیاس کی دینی دعوت اور کشمیر (تبلیغی شخصیات)(دوم) اس میں تمام ان شخصیتوں کے مختصر خاکے لکھے گئے ہیں جنہوں نے تبلیغی محنت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

۲۷۔صحبتے با اہل علم (اس میں موصوف نے ان تما علماء کا ذکر کیا ہے جن کی صحبت میں کم یا زیادہ موصوف رہے ہیں)

۲۸۔وحدت الوجود و وحدت الشہود

۲۹۔"نور نامہ پر جو تبصرہ" مرغوبؔ بانہالی نے جو نور نامہ کا ترجمہ کیا ہے اس سیر حاصل تبصرہ۔اس تبصرے پر کلچرل اکیڈمی جموں و کشمیر نے موصوف کو انعام سے بھی نوازا تھا۔

۳۰۔وحدت الوجود و وحدت الشہود کا انگریزی ترجمہ (از) ڈاکٹر ضمیر بٹ۔۲

۳۱۔کشمیر اور اسلام

۳۲۔عقائد الاسلام کا انگریزی ترجمہ از سالکؔ بلال

مذکورہ بالا علمی و تحقیقی رشحات سے جہاں آپ کے علمی ذوق کا اندازہ ہوتا ہے وہیں آپ کو اللہ تعالی نے اعلی شعری ذوق بھی عطا کیا ہے۔آپ ایک کہنہ مشق شاعر ہیں اگر چہ اس فن کے ساتھ آپ نے غیر ضروری انہماک نہیں رکھا تاہم آپ کے

Scanned with OKEN Scanner

شعری ذوق کا اندازہ آپ کے شائع شدہ کلام ''مجموعہ کلام آسی'' سے ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تھانوی سلسلے سے منسلق بہت سارے شیوخ کو اس قسم کا ذوق عطا کیا تھا جس میں مجذوبؒ سرفہرست ہیں۔ مثنوی مولانائے روم، مناجات مقبول اور کلام شیخ العالم کو انفرادی اور اجتماعی مجالس میں پراثر منظوم انداز میں پڑھتے ہیں۔ اپنے دادا مرشد حضرت تھانویؒ پر ''حکیم الامتؒ'' عنوان سے جو کتاب لکھی اس کا خاکہ کتاب کے ابتداء میں ایک نظم کی صورت میں پیش کیا، اسی طرح ''امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری'' علمدار کشمیر، شیخ حمزہ مخدومؒ اور دیگر علمی مضامین کے خاکے منظوم انداز میں قلمبند کیے۔ اس قسم کا عبور ایک کہنہ مشق شاعر ہی کو منظوم کلام پر ہوسکتا ہے۔

آپ چونکہ دعوت و تبلیغ جموں و کشمیر کے صف اول کے کارکن ہیں اور ابتداء سے لیکر آج تک اس کے اتار چڑھاو سے واقف ہیں لہٰذا آپ کسی بھی صورت میں یہ نہیں چاہتے تھے کہ اس محنت کو درون خانہ شکر رنجی اور کمزور انتظامی ڈھانچے سے نقصان پہنچے۔ اس سلسلے میں انہوں نے وادی کی سطح پر اصلاح کی کوشش کی۔ جس کی پوری تفصیل ''آسی غلام نبی قدم بہ قدم'' میں درج ہے۔ تاہم جب دعوت و تبلیغ کے ذمہ داروں نے آسی صاحب کے متوجہ کرنے کے بعد جب بھی درون خانہ شکر رنجیوں کو دور کرنے کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں کیں اور وادی کی سطح پر مستقل معروف شوریٰ تشکیل نہیں دی تو مرکز کے اختلاف نے وادی کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا یہاں بھی کام دو حصوں میں تقسیم ہوا تو انہوں نے خود کو اس اختلاف میں ڈالے بغیر دونوں طبقوں کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے اپنی تمام تر توجہات مجلس علمی جموں و کشمیر

اور ماہنامہ راہ نجات کی طرف مبذول کیں اور اب اسی نظم کے تحت اپنی علمی ، دینی ، دعوتی سرگرمیاں انجام دے رہے ہیں۔[۳]

الغرض آسی صاحب کے علمی معلومات کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ جب ڈاکٹر شکیل شفائی صاحب کی وساطت سے وادی کے ایک بہت بڑے عالم اور مفسر قرآن ڈاکٹر مظفر حسین ندوی دامت فیوضہم آسی کے دولت کدہ پر تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے ان (آسی صاحب) کے ساتھ علمی گفتگو کے دوران ڈاکٹر صاحب سے کہا ''این کنت اخفیت ھٰذا الکنز ؟'' یعنی آپ نے اس خزانے کو کہاں چھپا رکھا تھا؟[۴]

پیشہ ورانہ طور پر آپ نے محکمہ تعلیم میں بحیثیتِ استاد خدمات انجام دیں اور ۴۰ سالہ تعلیمی خدمات کے بعد ۲۰۰۶ء میں بحیثیت ہیڈ ماسٹر سبکدوش ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے فوراً بعد آپ کو حجِ بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی، اور ساتھ ہی تین چلے دعوت و تبلیغ کی ترتیب میں لگائے۔ جبکہ اس سے قبل ۲۰۰۲ء میں عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہو چکی تھی۔

مآخذ و حوالے:

۱۔ آئینہ مدارس (از) ڈاکٹر نثار احمد بٹ ترالی جلد دوم، صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲۔

۲۔ ماہنامہ راہ نجات بارہمولہ (خصوصی شمارہ "آسی غلام نبی قدم بہ قدم") جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر جنوری تا اکتوبر ۲۰۲۴ء

۳۔ ماہنامہ راہ نجات بارہمولہ (خصوصی شمارہ "آسی غلام نبی قدم بہ قدم") جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر جنوری تا اکتوبر ۲۰۲۴ء

۴۔ ماہنامہ راہ نجات بارہمولہ (خصوصی شمارہ "آسی غلام نبی قدم بہ قدم")

۵۔ فضلائے جموں و کشمیر کی تصنیفی خدمات (اسلامی علوم و فنون کے سلسلے میں) ناشر مکتبہ اسلامیہ نوگام سرینگر

۶۔ تاریخ دعوت و تبلیغ جموں و کشمیر کے تناظر میں (از) خاکی محمد فاروق، ناشر مکتبہ اسلامیہ نوگام سرینگر ۲۰۲۵ء

۷۔ ماہنامہ راہ نجات کی آفیشل ویب سائٹ www.rahinajaat.com

۸۔ رشحات خامہ (مجموعہ مضامین) ڈاکٹر شکیل شفائی، ناشر گولڈن پبلشنگ ہاوس، سنہ طباعت ۲۰۲۲ء

۹۔ "آسی فتح گڈھی میری نظر میں" (از) ڈاکٹر شکیل شفائی، ماہنامہ راہ نجات بارہمولہ (خصوصی شمارہ "آسی غلام نبی قدم بہ قدم")

Scanned with OKEN Scanner